دعوت و تبلیغ کے فریضۂ عظیمہ کی ادائیگی میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پُرحکمت انداز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی تبلیغی حکمت عملیاں

مولانا ابوالنّور راشد علی عطّاری مدنی
ایم فل علومِ اسلامیہ

پیشکش: مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“

دعوت و تبلیغ کے فریضۂ عظیمہ کی ادائیگی میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پر حکمت انداز

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کی

تبلیغی حکمت عملیاں

مؤلف

مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ

یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تبلیغی حکمت عملیاں
مؤلف	:	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	19
اشاعت اوّل	:	نومبر 2025ء (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net/magazine/ur

فہرست عنوانات

ماہنامہ فیضان مدینہ؛ سیرت النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا آئینہ	2
یہ مجموعہ ہر اُس شخص کو پڑھنا چاہیے جو:	4
اس مجموعے کو پڑھنے سے آپ کو یہ فوائد حاصل ہوں گے:	4
رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تبلیغی حکمت عملیاں	6
تدریج یعنی مرحلہ وار دعوت	8
رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حکیمانہ تبلیغی حکمتِ عملی	8
کردار کی پاکیزگی اور عملی نمونہ	9
صبر واستقامت	12
رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعوتی حکمت کا ستون	12
نرمیِ زبان اور لہجے میں اعتدال	14
رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تبلیغی حکمتِ عملی	14
مخاطب کی ذہنی سطح کا لحاظ	16
انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے دعوت	17

ماھنامہ فیضان مدینہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ

ماہنامہ فیضان مدینہ اسلامی ادب کی دنیا میں ایک منفرد اور قابل قدر خدمت انجام دے رہا ہے۔ یہ بابرکت رسالہ سیرت النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نشر و اشاعت کا ایک روشن مینار ہے جو ہر ماہ محبانِ رسول کے قلوب کو منور کرتا ہے۔ اس میں شائع ہونے والے مضامین رسول اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیات طیبہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے اور آپ کے اخلاق حسنہ، عبادات، معاملات، اخلاقی تعلیمات اور تبلیغی جدوجہد کے مختلف پہلوؤں کو واضح انداز میں قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

ماہنامہ فیضان مدینہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سیرت النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موضوعات کو نہایت تحقیقی، علمی اور عام فہم انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ رسالہ صرف تاریخی واقعات کا بیان نہیں بلکہ سیرت کے ہر پہلو سے عصری رہنمائی اخذ کرتے ہوئے آج کے مسلمانوں کو عملی زندگی میں نبوی تعلیمات پر چلنے کا راستہ دکھاتا ہے۔ ہر شمارے میں شامل مضامین قراٰن و حدیث کی روشنی میں لکھے جاتے ہیں۔

تبلیغِ دین امت مسلمہ کا اہم فریضہ ہے۔ دعوت و تبلیغ ایک حکیمانہ، منظم جدوجہد کا نام ہے۔ تبلیغی حکمت عملی سے مراد وہ طریقے، اسالیب، تدابیر اور حکیمانہ طریقے ہیں جن کے ذریعے دین کی دعوت کو مؤثر، پائیدار اور دلوں میں اترنے والا بنایا جاتا ہے۔

اللہ رب العزت نے رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مبلغ اعظم بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین کے عظیم القاب سے نوازا گیا۔ آپ

کی بعثت کا مقصد ہی یہ تھا کہ اللہ کا پیغام پوری انسانیت تک پہنچایا جائے، لوگوں کو ظلمات سے نور کی طرف لایا جائے، اور جاہلیت کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان و یقین کی روشنی میں لایا جائے۔

قرآنِ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبلغانہ ذمہ داری کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اس کی تبلیغ فرمادیں۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ تبلیغ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اہم ذمہ داری تھی اور آپ نے اس فریضے کو احسن طریقے سے ادا فرمایا۔

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبلغانہ شان یہ تھی کہ آپ نے تئیس سال کی مختصر مدت میں پورے جزیرۃ العرب کو اسلام کے نور سے منور کر دیا۔ آپ نے وہ لوگ جو بت پرست تھے، خون ریزی کرتے تھے، بیٹیوں کو زندہ دفن کرتے تھے، ظلم و ستم کے علمبردار تھے، انہیں ایسا مہذب، اخلاق باختہ اور خداترس بنا دیا کہ وہ انسانیت کے محسن بن گئے۔ آپ کی تبلیغ کی تاثیر یہ تھی کہ صحابہ کرام نے اپنی جانیں، مال، گھربار، عزیز و اقارب سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیے۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تبلیغی حکمت عملیاں آج بھی اتنی ہی مؤثر اور قابل عمل ہیں جتنی چودہ سو سال پہلے تھیں۔

یہ مجموعہ "رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تبلیغی حکمت عملیاں" ماہنامہ فیضان مدینہ میں شائع شدہ قیمتی مضامین کا انتخاب ہے۔ اس میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تبلیغی زندگی کے اہم ترین

اصول، طریقے اور حکیمانہ تدابیر کو جمع کیا گیا ہے۔

آج کا دور دعوت و تبلیغ کے بہت بڑے چیلنجز کا دور ہے۔ الحاد، بے دینی، مغربی تہذیب کی یلغار، سوشل میڈیا پر غلط پروپیگنڈا، اور مسلمانوں کے اندر دینی بیداری کی کمی نے دعوت کے کام کو مشکل بنا دیا ہے۔ ایسے میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرنا نہایت ضروری ہے۔

یہ مجموعہ ہر اُس شخص کو پڑھنا چاہیے جو:

- دین کی دعوت دینا چاہتا ہے
- اپنے گھر والوں کو دین کی طرف لانا چاہتا ہے
- دوستوں اور رشتہ داروں کو نیکی کی تلقین کرنا چاہتا ہے
- مسجد، مدرسے یا کسی تعلیمی ادارے میں تعلیم و تربیت کا کام کر رہا ہے
- خطیب، مقرر یا واعظ ہے
- سوشل میڈیا پر اسلام کی نمائندگی کرتا ہے
- اپنی عملی زندگی میں نبوی اسوہ اپنانا چاہتا ہے

اس مجموعے کو پڑھنے سے آپ کو یہ فوائد حاصل ہوں گے:

- رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تبلیغی اسالیب سے واقفیت
- عملی زندگی میں دعوت کے طریقے سیکھنا
- صبر، حکمت اور تدبر کی اہمیت سمجھنا

- اپنی دعوتی و تبلیغی کاوشوں کو مؤثر بنانا
- محبت، نرمی اور شفقت سے لوگوں کو قریب کرنا

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت مبارکہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی خدمت میں مصروف رہنے اور اسلام کی دعوت کو عام کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تبلیغی حکمت عملیاں

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لیے مختلف حکیمانہ طریقوں، تدابیر اور تربیتی اسالیب کو اختیار فرمایا تاکہ لوگ بغیر زور زبردستی کے، عقل، فہم اور دل کی گہرائی سے دینِ حق کو قبول کریں۔

تبلیغِ دین کا عمل اسلام کی روح ہے اور نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ طیبہ اس فریضے کی تکمیل کا کامل نمونہ ہے۔ دین کی دعوت ایک ایسا فن ہے جس میں حکمت، بصیرت، صبر، تدریج اور حالات کی رعایت بنیادی عناصر ہیں۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مختلف مراحل میں مختلف حکمت عملیاں اپنائیں جو دعوتِ دین کو مؤثر، پائیدار اور ہمہ گیر بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعوتِ اسلام کا آغاز اللہ کریم کے حکم و تعلیم کے مطابق خاموشی سے، محدود افراد میں کیا، پھر آہستہ آہستہ اعلانِ عام کی طرف بڑھے۔ اس حکمتِ عملی سے لوگ ذہنی طور پر تیار ہوتے گئے اور مخالفت کے لیے وقت ملا۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر شخص کی عقل، علم اور حالات کے مطابق اندازِ گفتگو اختیار فرماتے تھے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اسلوب نہایت نرم، شفیق اور خوش گفتار تھا، جو مخالف کو بھی قائل کر دیتا تھا۔ قراٰنِ کریم نے بھی آپ کے اس وصف پر تعریف فرمائی: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔(1) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تبلیغ

(1) پ4، آلِ عمرٰن: 159

صرف باتوں سے نہیں کی، بلکہ اپنے عمل، دیانت، سچائی، حلم اور وفاداری سے لوگوں کو متأثر کیا، یہی وجہ تھی کہ آپ مخالفین میں بھی صادق و امین مشہور تھے اور اسی شہرت نے نبوت کے اعلان کو کچھ حد تک آسان بنایا۔ تبلیغ کے دوران طعن و تشنیع، ظلم و ستم، بائیکاٹ اور طرح طرح کی اذیتوں کا سامنا ہوا لیکن آپ نے سب کچھ برداشت کیا اور دعوت سے پیچھے نہ ہٹے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دعوتِ دین کے لیے مناسب موقع سے فائدہ اٹھاتے، حج، میلوں، قبائل کے وفود، بازار الغرض ہر جگہ موقع بہ موقع اسلام کی دعوت دیتے، انہی مواقع میں مدینہ کے اوس و خزرج قبائل سے بیعت لی، جسے بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ کہتے ہیں، جو درحقیقت ہجرت اور مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کی بنیاد تھی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے غیر مسلم بادشاہوں، سرداروں کو خطوط لکھے اور ان کے پاس صحابہ کو بھیجا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعوت کے لیے مثالیں، قصے، سوال جواب، خاموشی، تجنب، تبسم، ہر قسم کے انداز کو موقع محل کے لحاظ سے استعمال کیا۔ تبلیغ میں ترتیب سے کام لیا پہلے اللہ کی وحدانیت اور آخرت پر ایمان کی دعوت، پھر نماز، اخلاق، معاشرت وغیرہ کی تعلیم۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دلائل اور حکمت کے ساتھ دعوت دیتے، کسی پر زور زبردستی نہ کرتے۔ الغرض رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تبلیغِ دین کے لیے جو بھی انداز اور حکمت عملیاں اختیار فرمائیں ان کے گہرے اور بروقت اثرات مرتب ہوئے۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ حکمتِ عملیاں نہ صرف اُس وقت مؤثر تھیں بلکہ آج کے دور میں بھی مبلغین اسلام کے لیے بہترین راہنما اصول فراہم کرتی ہیں۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ

واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ طیبہ کے مطالعہ سے آپ کی جو تبلیغی حکمت عملیاں اور مبلغانہ اوصاف عیاں ہوتے ان کی ایک طویل فہرست ہے، البتہ ذیل میں چند تبلیغی حکمتِ عملیاں مختصراً ملاحظہ کیجیے:

تدریج یعنی مرحلہ وار دعوت

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حکیمانہ تبلیغی حکمتِ عملی

تبلیغِ دین کے لیے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تدریج یعنی مرحلہ وار دعوت کو اپنایا۔ یہ حکمت عملی انسانی نفسیات، معاشرتی ساخت اور ذہنی تربیت کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت موزوں اور مؤثر ثابت ہوئی۔ تدریج کا مقصد مخاطب کو شدت یا سختی کے بجائے نرمی، وقت اور ترتیب سے اس حق کی طرف لانا ہے جو اس کے قلب و عمل کو مکمل طور پر بدل دے۔

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعوت کا آغاز توحید، رسالت اور آخرت جیسے بنیادی عقائد سے کیا۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ کا حکم بعد میں نازل ہوا۔ چنانچہ مکہ مکرمہ کے 13 سال عقائد کی اصلاح اور اخلاقی تربیت پر صرف کیے گئے۔ اسی طرح شراب کی حرمت اور نماز و جہاد کی فرضیت بھی تدریجاً ہوئی، نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی احکام بھی تدریجاً سکھائے۔ جیسے سود، یتیموں کے حقوق، وراثت کے قوانین وغیرہ سب تدریجاً نازل ہوئے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی مخاطبین کو بیک وقت تمام احکام اور ذمہ داریاں نہیں سنائیں بلکہ ان کی عقل وظرف

کے مطابق آہستہ آہستہ دعوت دی، تاکہ دلائل ہضم ہوں، مزاج قبول کرے اور طبیعت آمادہ ہو جائے۔ یہ تدریجی انداز نہ صرف تعلیم و تربیت کے باب میں اہم ہے بلکہ یہ دین کی رحمت اور سہولت پسندی کا بھی اظہار ہے۔

تدریج کی حکمتِ عملی آج کے دَور میں بھی انتہائی مؤثر ہے۔ جب ایک غیر مسلم کو اسلام کی دعوت دی جائے یا ایک مسلمان کو دینی عمل کی طرف بلایا جائے تو فوری اور مکمل تبدیلی کی توقع، اکثر ردِ عمل پیدا کرتی ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ

☆ پہلے اس کے دل میں اللہ کی محبت اور خوف پیدا کیا جائے۔

☆ پھر آہستہ آہستہ فرائض کی اہمیت بتائی جائے۔

☆ کسی غلط عادت (جیسے نشہ، جھوٹ، بددیانتی) سے چھٹکارے کے لیے نفسیاتی اور عملی مدد فراہم کی جائے۔

☆ بچوں، نو عمروں اور نئے مسلمانوں کے ساتھ بھی یہی تدریجی تربیت مؤثر ہوتی ہے۔

کردار کی پاکیزگی اور عملی نمونہ

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تبلیغی حکمت عملیوں میں جو امر سب سے زیادہ دلوں کو مسخر کرتا ہے، وہ آپ کا بے داغ، شفاف اور ہر عیب سے پاک کردار ہے۔ تبلیغِ دین کا اصل مؤثر ذریعہ قول کے بجائے عمل اور کردار ہوتا ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی عملی زندگی میں جس بے مثالی اخلاق اور کردار کا مظاہرہ فرمایا، وہ خود ایک زندہ و جاوید دعوت تھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زبان سے نکلنے والا ہر حرف لوگوں

کے دل پر اثر کرتا، کیونکہ اس کے پیچھے وہ کردار کھڑا ہوتا تھا جس پر نہ صرف مکہ کے سردار بلکہ آپ کے بدترین مخالفین بھی انگلی نہ اٹھا سکے۔

قرآنِ مجید نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کردار کی عظمت کو ان الفاظ میں سراہا:

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور بیشک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے۔[2] یہ آیت اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بلند ترین اخلاق پر پیدا فرمایا تاکہ آپ کی سیرت اور کردار بذاتِ خود اسلام کی دعوت کا ذریعہ بنیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی ترغیب دی:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔[3]

سیرتِ طیبہ میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کردار کی پاکیزگی کے بے شمار واقعات موجود ہیں۔ نبوت سے پہلے قریش نے آپ کو "الصادق" (سچے) اور "الامین" (امانت دار) کا لقب دیا، جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچائی اور دیانتداری زمانۂ جاہلیت میں بھی مسلم الثبوت تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نکاح کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ فطری نیکی، سچائی، دیانت اور حسنِ سلوک کے پیکر ہیں۔ پہلی وحی کے بعد جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گھر

(2) پ29، القلم:4

(3) پ21، الاحزاب:21

تشریف لائے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے کردار ہی کو تسلی کی بنیاد بنایا، جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے: "فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا، فَوَاللّٰهِ إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ (اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، آپ کمزور کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔(4)

مکی دور میں جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے توحید کا پیغام دیا تو کفارِ مکہ نے اس کی سخت مخالفت کی، مگر آپ کے کردار پر کبھی اعتراض نہ کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جبل صفا پر کھڑے ہو کر فرمایا: **"اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے، تو کیا تم میری بات مانو گے؟"** تو سب نے بیک زبان کہا: "ہاں، ہم نے آپ کو کبھی جھوٹ بولتے نہیں پایا۔"(5) یہ کردار ہی تھا جس نے انکار کرنے والے دلوں کو بھی سچائی کا قائل کیا، خواہ وہ مانیں یا نہ مانیں۔

عملی زندگی میں کردار کی پاکیزگی کی تطبیق اس وقت انتہائی ضروری ہے، جب ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اکثریت قول و فعل کے تضاد کا شکار ہے۔ دین کی دعوت دینے والے، اگر خود بددیانتی، بداخلاقی، یا دنیا پرستی میں مبتلا ہوں، تو ان کی دعوت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ مگر جو داعی اپنے کردار سے سچائی، دیانت، عفو، انصاف، حلم اور صبر کا مظاہرہ کرتا ہے، وہ بغیر بولے لوگوں کو متاثر کر دیتا ہے۔

کردار کی پاکیزگی صرف انفرادی نہیں بلکہ اجتماعی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ

---

(4) بخاری، 3/384، حدیث: 4953

(5) بخاری، 3/294، حدیث: 4770

وسلَّم نے اس حکمت عملی کے ذریعے ایک بگڑے ہوئے معاشرے کو اخلاقی انقلاب سے گزارا۔ یہی حکمت عملی آج کے داعیانِ اسلام کے لیے روشنی کا مینار ہے۔ اگر ہم اپنی دعوت کو مؤثر بنانا چاہتے ہیں تو کردار کی پاکیزگی کو اپنی ترجیحِ اول بنانا ہو گا۔

ہمارے مبلغین کو چاہیے کہ وہ **اخلاص، عدل، نرمی، برداشت، سچائی** اور خدمت خلق جیسے اوصاف کو خود میں پیدا کریں تاکہ اُن کی بات دلوں پر اثر کرے۔

والدین، اساتذہ اور راہنما اگر بچوں اور نوجوانوں کو سیرت کے اسوہ کے ساتھ عملی زندگی میں بھی حسن اخلاق، نماز، صداقت، دیانت داری کا عملی نمونہ پیش کریں، تو ان کی دعوت زیادہ مؤثر ہو گی۔

قول و فعل کے تضاد سے دعوت بے اثر ہو جاتی ہے۔ طلبہ، بچے یا سامعین جب داعی کو خود دیانت، سچائی، صبر، عفو، انفاق اور خدمت خلق پر عمل کرتے دیکھتے ہیں، تو وہ متأثر ہوتے ہیں، اور لاشعوری طور پر اس عمل کو اپنانے لگتے ہیں۔

صبر و استقامت

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوتی حکمت کا ستون

دعوتِ دین کی راہ میں مشکلات، انکار، استہزا، ظلم اور مزاحمت ایک عام سا معاملہ ہے، مگر جو داعی صبر و استقامت سے کام لیتا ہے، وہی اپنے مشن میں کامیاب ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ صبر و استقامت کی بے مثال داستان ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف خود ظلم برداشت کیا، بلکہ اپنے متبعین

کو بھی حوصلہ دیا کہ وہ دین کی راہ میں ثابت قدم رہیں۔ صبر، درحقیقت، دعوت کی روح ہے، اور استقامت اس کا دل۔ اگر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جلد بازی کرتے یا مکہ کے ظلم سے گھبرا کر دعوت کا مشن ترک کر دیتے تو دینِ اسلام کا نور عالمگیر نہ ہوتا۔

قراٰنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد مواقع پر صبر کی تلقین کی اور اسے انبیا کی سنت قرار دیا: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔ (6)

یہ حکم رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس وقت دیا گیا جب کفارِ مکہ کی طرف سے ظلم و ستم کی شدت بڑھ رہی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صبر نہ صرف اخلاقی صفت ہے، بلکہ نبوی دعوت کا ایک بنیادی جز بھی ہے۔

مکہ مکرمہ کے ابتدائی تیرہ سال کا دور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابہ کے لیے سخت آزمائشوں کا تھا۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہُ عنہ کو دہکتے انگاروں پر لٹایا گیا، حضرت بلال رضی اللہُ عنہ کو گرم ریت پر گھسیٹا گیا، اور حضرت سمیہ و حضرت یاسر رضی اللہُ عنہما کو شہید کیا گیا۔ لیکن رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سب کو صبر کی تلقین کی۔ طائف کا واقعہ صبر کی ایک انتہائی بلندی کی مثال ہے، جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پتھر مار کر لہولہان کر دیا گیا، مگر آپ نے بد دعا کے بجائے ہدایت کی دعا کی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا کی: ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْن“ یعنی اے اللہ! میری

---

(6) پ26، الاحقاف: 35

www.dawateislami.net

قوم کو معاف کر دے، کیونکہ وہ جانتے نہیں۔ [7]

دین کی دعوت میں صبر کا مطلب یہ ہے کہ مبلغ فوری نتائج کی امید نہ رکھے، بلکہ وہ مسلسل، تدریجی اور پرامن جدوجہد کو اپنائے۔ سخت لہجے، طنز یا ردِ عمل کے بجائے دلائل، نرم گفتاری اور ثابت قدمی سے اپنا مشن جاری رکھے۔ موجودہ دور میں بھی جب اسلاموفوبیا، الحاد یا معاشرتی مزاحمت کا سامنا ہو تو داعی کو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت سے سیکھ کر صبر و استقامت کی روش اپنانی چاہیے، جیسا کہ سورۂ فُصِّلَت میں فرمایا گیا: ﴿وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور نیکی اور بدی برابر نہ ہو جائیں گی اے سُننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال۔ [8]

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت یہ سکھاتی ہے کہ صبر صرف ظلم سہنے کا نام نہیں، بلکہ اپنے موقف پر استقامت کے ساتھ قائم رہنا اور باطل کے سامنے ڈٹے رہنا بھی صبر ہے۔ چنانچہ تبلیغی مشن کی کامیابی کے لیے صبر و استقامت بنیادی روح ہیں۔

نرمیِ زبان اور لہجے میں اعتدال
رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تبلیغی حکمتِ عملی

تبلیغِ دین کی راہ میں لازمی طور پر اختیار کی جانے والی حکمتِ عملیوں میں سے ایک زبان کی نرمی اور لہجے کا اعتدال بھی ہے۔ یہ ایک ایسی حکمتِ عملی ہے جس نے رسول

(7) بخاری، 2/468، حدیث:3477

(8) پ24، فصلت:34

اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیغام کو دلوں میں اتارا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوتی زندگی میں نرمی، شگفتگی اور دلسوزی نمایاں اوصاف تھے، جنہوں نے سخت دل دشمنوں کو بھی متاثر کیا۔ زبان کی سختی اور لہجے کی تُندی دلوں کو دور کرتی ہے، جب کہ نرمی دلوں میں محبت پیدا کرتی اور قبولیت کا دَر کھولتی ہے۔

ایک دیہاتی مسجد نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں پیشاب کرنے لگا، صحابۂ کرام نے اسے روکنے کی کوشش کی، تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ“ یعنی اسے مت روکو، اسے چھوڑ دو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پانی منگوایا اور صفائی کروائی، پھر نرمی سے اسے سمجھایا کہ یہ اللہ کا گھر ہے، یہاں ایسی چیز جائز نہیں۔ (9)

نیکی کی دعوت میں عملی تطبیق یہ ہے کہ آج کا مبلغ اپنے الفاظ اور اندازِ گفتگو پر کڑی نظر رکھے۔ بہت دفعہ سخت لہجے میں کی گئی اہم بات بھی رد ہو جاتی ہے جبکہ نرمی سے کہی گئی معمولی بات بھی دل میں گھر کر جاتی ہے۔ بہت سے لوگ اپنے علم کے باوجود محض سختی اور تحقیر آمیز انداز کی وجہ سے لوگوں کے ہاں مقبولیت نہیں پاتے، جب کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے برعکس حکمت، شفقت اور خوش اخلاقی کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں اپنے پیغام کے لیے جگہ بنائی۔

نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ“ یعنی نرمی جس چیز میں ہوتی ہے، اسے زینت بخشتی ہے اور جس سے

(9) مسلم، ص133، حدیث: 661

نکال دی جائے، اسے بدصورت بنا دیتی ہے۔[10] یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ نرمی کوئی کمزوری نہیں بلکہ جمال ہے، دعوتِ دین کے حسن کا اہم ترین عنصر ہے۔

آج جب معاشرہ اختلافات، تعصب اور نفرت کا شکار ہے، تو ایک مبلغ کے لیے لازمی ہے کہ وہ زبان اور لہجے کی نرمی کو اپنائے۔ سیرتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کا عملی ماڈل ہے، جس میں نہ صرف بات کا اثر تھا بلکہ دلوں کو مسخر کر لینے والی مٹھاس بھی۔

مخاطب کی ذہنی سطح کا لحاظ

تبلیغِ دین کے مؤثر انداز میں سب سے بنیادی اصول یہ ہے کہ مبلغ، مخاطب کے فکری، علمی اور ذہنی پس منظر کو سمجھے۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت ہمیں اس اصول کی کامل مثال فراہم کرتی ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر فرد، قوم یا قبیلے کو اس کے مزاج، علمی درجے اور ذہنی افق کے مطابق دعوت دی۔ اس حکمتِ عملی کی تبلیغی اہمیت اس میں ہے کہ بات مخاطب کی فہم کے دائرے میں آتی ہے تو قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ یہی وہ راز ہے جسے قرآنِ کریم نے یوں بیان کیا: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر (سے)[11] یہاں "حکمت" کا مفہوم ہی یہ ہے کہ ہر بات اس کی جگہ، وقت اور سمجھنے والے کی استعداد کے مطابق کہی جائے۔

---

(10) مسلم، ص1073، حدیث:6602

(11) پ14، النحل:125

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ طیبہ میں اس حکمتِ عملی کی بے شمار مثالیں ہیں۔ جیسا کہ ایک نوجوان نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آکر زنا کی اجازت طلب کرتا ہے۔ صحابۂ کرام اسے جھڑکنے لگے لیکن رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے قریب بلایا، نرمی سے سوالات کیے: کیا تو یہ اپنی ماں، بہن، بیٹی یا بیوی کے لیے پسند کرے گا؟ نوجوان نے ہر بار نہیں کہا، تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تو بھی دوسروں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔[12] یہ اسلوب نفسیاتی اور ذہنی درجہ فہم کو مدنظر رکھتے ہوئے اختیار کیا گیا۔

یہ حکمتِ عملی آج کے دور میں بھی نہایت مؤثر ہے۔ اگر مبلغ کسی نوجوان سے گفتگو کر رہا ہو تو اس کے رجحانات اور سوالات کو سمجھے بغیر کوئی بات دل میں نہیں اترے گی۔ اسی طرح کسی دانشور، سائنس دان یا عام مزدور سے یکساں انداز میں بات کرنا حکمت سے خالی ہے۔ ہر فرد سے اُس کی عقل، تربیت اور سماجی حیثیت کے مطابق بات کرنا ہی نبوی طرزِ دعوت ہے۔

انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے دعوت

تبلیغِ دین کا بنیادی مقصد صرف پیغام پہنچانا نہیں بلکہ دلوں کو قائل کرنا اور فکروں کو بدلنا ہے۔ اس کے لیے ایک مؤثر حکمت عملی "انفرادی دعوت" ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ابتدا میں دینِ اسلام کی دعوت اپنے قریبی افراد کو دی۔ سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہُ عنہا، حضرت علی رضی اللہُ عنہ، حضرت زید رضی اللہ عنہ اور

---

(12) مسند احمد، 8/285، حدیث: 22274

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کو انفرادی طور پر ایمان کی دعوت دی، اور سب نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اسلام قبول کیا، حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ خود بھی انفرادی دعوت کے ماہر بن گئے اور ان کی دعوت سے حضرت عثمان رضی اللہُ عنہ، حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہُ عنہم جیسے بڑے صحابۂ کرام اسلام میں داخل ہوئے۔

موسمِ حج کے موقع پر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منیٰ اور عرفات میں قبیلوں کے خیموں میں جاتے، ان کے سرداروں سے اکیلے ملتے اور دینِ اسلام کی دعوت پیش کرتے۔ حضرت ربیعہ بن عباد رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ وہ قبیلہ قریش کے سرداروں کے پاس جا کر کہتے: اے بنی فلاں! میں اللہ کا رسول ہوں، تمہیں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔[13]

جب طائف کے سرداروں نے اجتماعی طور پر رد کیا، تو نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے طائف کے تین بڑے اشراف سے فرداً فرداً بات کی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر اجتماعی دعوت کا ماحول سازگار نہ ہو تو انفرادی طور پر دلوں میں راہ تلاش کی جائے۔

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دارِ ارقم کو مرکز بنا کر وہاں ایک ایک فرد کو تربیت دی۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہُ عنہ، حضرت خباب رضی اللہُ عنہ، حضرت عمار رضی اللہُ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہُ عنہ جیسے افراد انفرادی دعوت کے نتیجے میں ایمان لائے۔

---

(13) دیکھیے: مسند امام احمد، 5/424، حدیث: 16025

آج کے دور میں انفرادی دعوت کا طریقہ اسکول، دفاتر، اسپتال، سوشل میڈیا اور ذاتی ملاقاتوں میں مؤثر انداز سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دعوت کا یہ طریقہ خاص طور پر اُن افراد کے لیے مفید ہے جو معاشرتی دباؤ کی وجہ سے کھلے عام حق بات سننے یا تسلیم کرنے سے گھبراتے ہیں۔ انفرادی دعوت میں مبلغ کو یہ موقع ملتا ہے کہ وہ سامع کی ذاتی کیفیت، ذہنی سطح اور دلچسپیوں کو مدِ نظر رکھ کر پیغام دے، جیسا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیا۔

صفحات کا دامن اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ ہم رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبلّغانہ حکمتِ عملیاں مزید لکھ سکیں، اللہ رب العزّت ہمیں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حکیمانہ تعلیمات پر عمل کرنے اور ان حکمتِ عملیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور سات زبانوں (اردو، انگلش، عربی، ہندی، سندھی، گجراتی اور بنگالی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔

+92313-1139278